قرار دیتے ہیں جس میں آنے والے کا نام نبی اللہ رکھا ہے پس وہ نبی کا لفظ بولنے پر مجبور ہیں +

اب ان کے ماننے اور انکار کا مسئلہ صاف ہے عربی بولی میں کفر انکار ہی کو کہتے ہیں۔ ایک شخص اسلام کو مانتا ہے اسی حصہ میں اس کو اپنی قریبی سمجھ لو جس طرح پر یہود کے مقابلہ میں عیسائیوں کو قریبی سمجھتے ہو۔ اسی طرح پر یہ مرزا صاحب کا انکار کرکے ہمارے قریبی ہو سکتے ہیں۔ اور پھر مرزا صاحب کے بعد میرا انکار ایسا ہی ہے۔ جیسے رافضی صحابہ کا کرتے ہیں +

ایسا صاف مسئلہ ہے مگر نکمے لوگ اس میں بھی جھگڑتے رہتے ہیں۔ نکمے لوگ ہیں اور کام نہیں (پس؟) باتوں میں لگے رہتے ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جو فلسفے فتح کرتے ہیں اور ایک یہ ہیں +

**کیا کوئی خلافت کے کام میں روک ہے**

تیسری بات یہ ہے کہ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے اور وہ میرے دوست کہلاتے ہیں اور میرے دوست ہیں وہ کہتے ہیں کہ خلافت کے کام میں روک لاہور کے لوگ ڈالتے ہیں۔ میں نے قرآن کریم اور حدیث کو اُستاد سے پڑھا ہے اور میں دل سے انہیں مانتا ہوں۔ میرے دل میں قرآن اور حدیث صحیح کی محبت بھری ہوئی ہے۔ سیرۃ کی کتابیں ہزاروں روپیہ خرچ کرکے لیتا ہوں۔ ان کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے اور یہی میرا ایمان ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو کوئی اس کو روک نہیں سکتا +

آدم اور داؤد کا خلیفہ ہونا میں نے پہلے بیان کیا اور پھر اپنی سرکار کے خلیفہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا اور یہ بھی بتایا کہ جس طرح ابوبکر و عمر خلیفہ ہوئے رضی اللہ عنہما اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے مجھے مرزا صاحب کے بعد خلیفہ کیا۔ اب اور سنو

انا جعلناکم خلائف فی الارض

تم سب کو بھی زمین میں اللہ تعالیٰ نے ہی خلیفہ کیا۔ یہ خلافت اور رنگ کی ہے پس جب خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے تو کسی اور کی کیا طاقت ہے کہ اس کے کام میں روک ڈالے +

لاہور میرا گھر نہیں۔ میرا گھر بھیرہ میں تھا۔ یا اب قادیان میں ہے۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ لاہور کا کوئی آدمی نہ میرے امر خلافت میں روک بنا ہے نہ بن سکتا ہے +

پس تم ان پر بدظنی نہ کرو +

قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ یا ایھا الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث۔ اللہ تعالیٰ نے یہی تعلیم دی ہے۔ بدظنی سے ہٹ جاؤ۔ یہ بدگو کردے گی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدظن بڑا جھوٹا ہوتا ہے۔ پس تم بدظنی نہ کرو۔ اب بھی میرے ہاتھ میں ایک رقعہ ہے وہ کہتا ہے کہ لاہور کی جماعت خلافت میں روک ہے میں ایسا اعتراض کرنے والوں کو کہتا ہوں کہ یہ بدظنی ہی اسکو چھوڑ دو۔ تم پہلے ان جیسے اپنے آپ کو مخلص بناؤ۔ لاہور کے لوگ مخلص ہیں حضرت صاحب سے انہیں محبت ہے غلطی انسان کا کام ہے اس سے ہو جاتی ہے ان سے بھی غلطی ہوتی ہے یہ جدی بات ہے۔ مگر ان لوگوں نے جو کام کئے ہیں تم بھی کرکے دکھاؤ +

میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ جو لاہور پر یہ بدظن ہے کہ وہ خلافت میں روک ہیں۔ اسے یاد رہے کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بدظنی کرنے والے کو یہ سرو پا ملتا ہے ان الظن اکذب الحدیث۔ اور اللہ جلشانہ نے فرمایا۔ اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم۔ وہاں سے اثم کا خطاب ملتا ہے۔ بدظنی سے پھر غیبت تجسس ہوتی ہے اور اس کے متعلق فرمایا لایغتب بعضکم بعضا۔ پس مخلصوں پر بدظنی کرنے سے ہو اور میرا دل رکھنا ہے تو خدا سے ڈرو۔ تمہارے سینہ میں دعائیں کرتا ہوں اسے محروم نہ ہو +

اگر مان لیا ہے تو شکر کرو۔ اور نہیں تو صبر کی دوا موجود ہے)۔ میں باوجود اس بیماری کے جو مجھے کھڑا ہونا تکلیف دیتا ہے اس رقعہ کو دیکھ کر سمجھا ہوں کہ خلافت کیسری کی دوکان کا سوڈا واٹر نہیں۔ تم اس کے بھید سے کچھ فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔ میں جب مر جاؤں گا (اللھم متعنا بطول حیاتہ) تو پھر وہی کھڑا ہو گا جسکو خدا چاہے گا۔ اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا +

تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں تم خلافت کا نام نہ لو۔ مجھے خدا نے خلیفہ بنادیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے۔ اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دینگے +

دیکھو! میری دعائیں عرش میں بھی سنی جاتی ہیں میرا مولے میرے کام میری دعا سے بھی پہلے کر دیتا ہے میرے ساتھ لڑائی کرنا خدا سے لڑائی کرنا ہے۔ تم ایسی باتوں کو چھوڑ دو اور توبہ کرلو +

وہ اخبار نویس جو لکھتا ہے کہ کوئی رشتہ دار میرا معتقد نہیں * وہ توبہ کرلے۔ وہ مرزا صاحب کے رشتہ داروں سے پوچھ لے مرزا سلطان احمد صاحب کی بیوی اور بچے تک تو میرے مرید ہیں اور وہ آپ حضرت

---

* حاشیہ۔ برادرم صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص خدام میں سے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح صاحب کے ساتھ انہیں ارادت تامہ ہے۔ انہوں نے جو مضمون رئیسان پنجاب میں نقل کیا تھا گو اسکی اجمالی تردید پہلے صفحہ پر کی تھی۔ مگر اس سے وہ شبہ جو خلیفۃ المسیح نے ظاہر کیا باقی رہتا تھا۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح نے غلط فہمی سے لوگوں کو بچانے کیلئے اسپر زور دیا اور برادر صادق کی محبت اور ایمان نے ایک لحظہ کیلئے گوارا نہ کیا کہ اسکی تردید نہ ہو چنانچہ انہوں نے اسی روز شام کو اسکی تردید میں ایک اشتہار شائع کر دیا جو بدر ۴ جولائی کے ساتھ ضمیمہ ہوا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء (ایڈیٹر)

کی زندگی میں بھی میرا معتقد تھا۔ پس جو ایسا کہتے ہیں۔ کہ رشتہ دار میرے مرید نہیں جھوٹ کہتے ہیں۔ کیا کفر کا لفظ یہاں تک معنے رکھتا ہے اور کفر بمعنے انکار نہیں؟

(اگر کہو کہ لاہور کے لوگ خلافت میں روک ہیں تو میرے مخلص دوستوں پر بد ظنی ہوتی ہے اسے چھوڑ دو۔ جو شخص کسی پر بدظنی کرتا ہے۔ وہ نہیں مرتا۔ جب تک اس میں مبتلا نہو۔ میں سنتا ہوں۔ تم آپس میں اختلاف کرتے ہو۔ اختلاف انسان کی فطرت میں ہے یہ ہٹ نہیں سکتا مگر **اس کو شغل نہ بناؤ** جس امر پر اللہ تعالےٰ نے تم کو جمع کر دیا ہے **اس وحدۃ** کے مرکز کو نہ چھوڑو +

کبھی کبھی مجھے ان حالتوں کو دیکھ کر **بد دعا** کا جوش آتا ہے۔ مگر پھر رحم سے کام لیتا ہوں۔ توبہ کر لو ہماری **زندگی میں چھوڑ دو**۔)

**تھوڑے دن صبر کرو پھر جو پیچھے آئے گا اللہ تعالےٰ جیسا چاہے گا وہ تم سے معاملہ کرے گا +**

**سنو! تمہاری نزاعیں تین قسم کی ہیں اوّل** ان امور اور مسائل کے متعلق ہیں جن کا فیصلہ حضرت صاحب نے کر دیا ہے۔

**(جو حضرت صاحب کے فیصلہ کے خلاف کرتا ہے وہ احمدی نہیں)**

جن پر حضرت صاحب نے گفتگو نہیں کی ان پر بولنے کا تمہیں خود کوئی **حق** نہیں جب تک ہمارے دربار سے تم کو اجازت نہ ملے۔ پس جب تک خلیفہ نہیں **بولتا یا خلیفہ کا خلیفہ دنیا میں نہیں آتا**۔ ان پر رائے زنی نہ کرو +

جن پر ہمارے امام اور مقتدا نے قلم نہیں اٹھایا تم ان پر جرأت نہ کرو۔ ورنہ تمہاری تحریریں اور کا عذر ہی کر دینگے۔ تم میں کوئی **تصنیف** کرتا ہے۔ اور اگر کہو کہ تمہارا قلم نہیں لکھ سکتا تو کیا ہم بھی نہ لکھیں تو **نور الدین**

**تصدیق۔ فصل الخطاب۔ ابطال الوہیت** مسیح کو پڑھ لو۔ مجھے لکھنا آتا ہے اور خوب آتا ہے مگر خدا تعالےٰ کی ایک مصلحت نے روک رکھا ہے اور **ہاں خدا نے روکا ہے**۔

(اب بھی تمہارے رسائل میں غلطیاں ہوتی ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں غلطیاں ہوتی ہیں مگر خدا نے چاہا ہے کہ خاموش رہوں تم کیا ہستی رکھتی ہو کہ جو نہ میرے دربار سے اجازت ہوتی ہے نہ خدا کی طرف سے تمہیں امر ہوتا ہے اور تم جرأت کرتے۔ دیکھو یاد رکھو۔ تمہاری کوئی جماعت نہ بنے گی۔ تم لکھ رکھو کوئی ایسی جماعت نہ بنا سکوگے

پس میری بات کو یاد رکھو اور بدظنی چھوڑ دو تفرقہ نہ کرو۔ حضرت صاحب نے جو فیصلہ جس امر میں کر دیا ہے اس کے **خلاف** نہ کہو نہ کرو ورنہ احمدی نہ رہوگے۔ یہ خیال چھوڑ دو کہ لاہور کے لوگ خلافت کے امر میں روک ہیں۔ اگر ایسا نہ کروگے تو پھر خدا مسیلمہ کا سا معاملہ کریگا +

جماعت کے ساتھ نمازیں پڑھو۔ درود۔ اور استغفار پڑھو۔ حلال طیب کماؤ اور کھاؤ۔ ان بیہودہ باتوں سے کوئی نفع نہیں اٹھا سکتے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ انسان نکما نہیں بیٹھ سکتا۔ میں نئے تجربہ کی سپارش نہیں کرتا بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ حالت ایسی ہی ہے کہ اگر بیوی اچھی خوبصورت مل گئی تو صرف شہوانی کام رہ گیا۔ اسی شہر میں ایک بڑا آدمی گزرا ہے۔ ایک انگریز اس سے ملنے کو آیا۔ اس کو اس نے اپنی افواج کا معائنہ کرایا۔ رسالے۔ پیادے۔ توپ خانہ وغیرہ دکھا کر پوچھا کہ کیسی فوج ہے اس نے شکریہ ادا کیا اور اظہار مسرت کیا۔ فوج سامنے کھڑی تھی مگر حکم دیا کہ خاصہ کی فوج لاؤ۔ اندر سے بڑی خوبصورت عورتیں ہتھیار لگائے ہوئے آگئیں۔ اس انگریز سے پوچھا کہ ایسی فوج بھی دیکھی ہے۔ اس نے کہا کبھی نہیں اس پر اس رئیس نے کہا کہ پہلی فوج میری ہے اگر وہ بغاوت کر دے تو میں اکیلا اسے تباہ کر سکتا مگر اس فوج کے مقابلہ میں ہمیشہ شکست کھاتا ہوں +

**غرض کچھ مسلمان تو اس کام میں لگے ہوئے ہیں** اور طیار ہیں۔ اور کچھ وہ ہیں جو نکمے ہیں سارا دن مباحثات کرتے ہیں۔ ان سے پوچھو۔ فرشتوں نے اعتراض کرکے کیا لیا تھا۔ پس تم ان جھگڑوں کو چھوڑ دو۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

## ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر

تم میں ایسے لوگ ہوں جو خیر مسلّم کیطرف بلانے والے ہوں۔ پسندیدہ اور بھلائی کے کاموں کا امر کریں اور ناپسندیدہ باتوں کو روکیں۔ وہ مظفر و منصور ہونگے اب میں پھر نصیحت کرتا ہوں۔ میرے بڑھاپے اور بیماری کو دیکھ لو۔ اپنے اختلافوں کو دیکھ لو۔ کیا یہ تمہیں خدا سے ملا دینگے۔ اگر نہیں تو پھر ہماری بات مانو اور محبت سے رہو اور اس طرح پر رہو کہ میں تمہیں دیکھ کر اسی طرح خوش ہو جاؤں جس طرح پر مسجد کو دیکھ کر خوش ہوا جس طرح شہر میں داخل ہو کر مسجد کو دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی خدا کرے کہ جاتے **ہوئے مجھے یہ آواز آوے کہ تم باہم ایک ہو اور تم محبت سے رہتے ہو۔** تم بھی دعاؤں سے کام لو۔ میں بھی تمہارے لئے دعا کروں گا۔

وباللہ التوفیق +

---

**محکمہ تعمیر کو مشورہ** | برادر سراج الدین صاحب

سمبڑیال سے اپنی تجربہ کاری کی بنا پر محکمہ تعمیر صدر انجمن کو صلاح دیتے ہیں کہ عمارت مدرسہ کا کام ٹھیکہ پر کرایا جائے اور اپنی تجربہ کاری کی تصدیق میں اپنے والد کے سارٹیفکیٹ بھی ساتھ شامل کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ کام میں نے اپنے والد کے ساتھ خود بنوائے ہیں اور علاوہ اسکے بعض اور معاملات میں بھی انجمن کے بعض کارندوں کی کچھ غلطیوں کا اظہار کرتے ہیں۔ انکی مخلصانہ تحریر قابل قدر ہے اور ہم نے اسے سکرٹری صاحب کے پاس بھیج دیا ہے تاکہ وہ اس پر غور کریں اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔ ایسے ایسے لایق ٹھیکہ داروں کی تجربہ کاری سے ضرور مستفید ہونا چاہیئے +